”ہر آدمی جانتا ہے کہ پنجاب میں چند واقعات میں مسلم خواتین نے اپنے ناپسندیدہ شوہروں سے رہائی پانے کے لیے مجبوراً ارتداد کی راہ اختیار کی ہے... ہندوستانی مسلمانوں کی شدید قدامت پسندی کی وجہ سے ہندوستانی ججوں کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ وہ قانون کی چند معیاری کتابوں (Standard Works) سے وابستہ رہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ زندگی (لوگ) تو برابر حرکت میں ہے اور قانون ساکن۔“

مندرجہ بالا خط میں ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر شبلی نے لکھا ہے کہ انہیں مندرجہ بالا اقبال کا بیان ان کے چھٹے انگریزی خطبہ میں نظر نہیں آیا۔ چنانچہ یہاں اقبال کا مندرجہ بالا انگریزی بیان نقل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:

In the Punjab, as everybody knows, there have been cases in which Muslim women wishing to get rid of undesirable husbands have been driven to apostasy... Applying this test, I venture to ask: "Does the working of the rule relating to apostasy, as laid down in the Hidayh, tend to protect the interests of the Faith in this country. In view of the intense conservation of the Muslims of India, Indian judges cannot but stick to what one called Standard Works. The result is that while the peoples are moving, the law remains stationary."[۱]

پتہ نہیں کہ ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر شبلی نے اقبال کے انگریزی لیکچر کا کونسا ایڈیشن پڑھا ہے، جس میں اقبال کے مندرجہ بالا الفاظ ان کی گہری نظر سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ اقبال نے سچ کہا تھا:

ہدف سے بیگانہ تیر اس کا، نظر نہیں جس کی عارفانہ

آپ کی صحت کے لیے دُعا گو ہوں۔

مخلص

رشید احمد (جالندھری)

---

۱ ملاحظہ ہو، اقبال:
The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Lahore (1986), p.134, Ed. M. Saeed Sheikh, Published by Institute of Islamic Culture